INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق

THE ECHO OF TRUTH

Episode: 1

مقتل سے کوفہ تک
ایک مومن گھرانے کی بے کسی اور جلال

/INSIGHTOFQURAN

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

ایک گہرا سانس لیجیے،

دنیا کے شور کو چند لمحوں کے لیے پیچھے چھوڑیے، اور ذرا تصور کیجیے کہ
11 محرم کی صبح ہے۔

کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر آلِ رسولؐ کے پاکیزہ لاشے بے گور و کفن بکھرے پڑے ہیں۔ خیمے اجڑ چکے ہیں، بچے سسک رہے ہیں، اور ان کے باپ، بھائی اور سرپرست اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ فضا میں پیاسے بچوں کی آہیں اور سہمے ہوئے دلوں کی دھڑکنیں گونج رہی ہیں۔

اللہ اللہ! وہ کیسا بے بسی کا عالم ہو گا۔۔۔

کہ رسول اللہ ﷺ کی پردہ دار بیٹیوں، معصوم بچوں اور شدید بیماری میں مبتلا امام زین العابدینؑ کو لوہے کی زنجیروں اور طوق میں جکڑ کر اونٹوں کی برہنہ پیٹھ پر سوار کر دیا گیا۔

ایک طرف اپنوں کے بچھڑنے کا ناقابلِ بیان غم تھا، اور دوسری طرف اپنے پیاروں کے لاشوں کو مقتل میں بے گور و کفن چھوڑ کر جانے کا کرب۔ مگر جب یہ لٹا ہوا قافلہ کوفہ کی جانب روانہ ہوا تو چادریں چھن جانے اور ہاتھ بندھے ہونے کے باوجود ان کے چہروں پر ایسا وقار اور جلال تھا کہ وقت کا مسلح لشکر بھی ان قیدیوں کے سامنے خود کو شکست خوردہ محسوس کر رہا تھا۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

ظاہری طور پر وہ اسیر (قیدی، محبوس) تھے، مگر حقیقت میں حق کے سفیر بن چکے تھے۔

دوسری جانب کوفہ شہر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ یزیدی حکومت اپنی عارضی فتح کے نشے میں جشن منا رہی تھی، اور تماشائیوں کا ہجوم گلیوں، بازاروں اور چھتوں پر جمع تھا۔ یہ وہی کوفہ تھا جہاں کبھی شیر خدا حضرت علیؑ کا عدل اور جلال گونجتا تھا، اور آج اسی علیؑ کی بیٹیاں زنجیروں میں جکڑ کر لائی جا رہی تھیں لیکن جیسے ہی لوگوں کی نظریں نیزوں پر بلند ان نورانی مگر خون آلود سروں پر پڑیں، اور انہیں معلوم ہوا کہ یہ ان کے اپنے محبوب نبی ﷺ کے نواسے اور خاندان کے افراد ہیں، تو سب پر لرزہ طاری ہو گیا۔

بازار، جو چند لمحے پہلے جشن منا رہا تھا، آہ و بکا سے بھر گیا۔ پہلے ایک سسکی ابھری، پھر دوسری، اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگ اپنے جرم اور بے وفائی پر زار و قطار رونے لگے۔

اسی لمحے شیرِ خدا کی بیٹی، سیدہ زینبؑ نے اپنے ہاتھ سے خاموشی کا اشارہ کیا۔

روایات میں آتا ہے کہ علیؑ کی بیٹی کے اس ایک اشارے میں ایسا جلال تھا کہ اونٹوں کے گلوں میں بندھی گھنٹیاں بھی خاموش ہو گئیں، لوگوں کی سانسیں تھم گئیں اور پورا بازار یوں ساکت ہو گیا جیسے وہاں کوئی جاندار موجود ہی نہ ہو۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

پھر سیدہ زینبؑ نے اہلِ کوفہ کی بے وفائی کو جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا:

"اے کوفہ کے مکار اور بے وفا لوگو! کیا اب تم ہمارے لیے روتے ہو؟ تمہارے آنسو کبھی نہ رکیں اور تمہاری آہ و بکا کبھی بند نہ ہو۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کے جگر گوشے کو شہید کر دیا، اب کس منہ سے روتے ہو؟ تم نے اپنے لیے ابدی ذلت خرید لی ہے۔"

آپؑ کے لہجے میں اپنے بابا علیؑ کی فصاحت و بلاغت اس طرح گونجی کہ پتھر دل تماشائی بھی شرمندگی سے اپنے ہاتھ چبانے اور روتے ہوئے اپنے چہرے چھپانے لگے۔

(بحوالہ: الکامل فی التاریخ)

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

سیدہ زینبؑ کے اس ایک خطبے نے ظالموں کے پورے پروپیگنڈے کو خاک میں ملا دیا۔ جنہیں حکومت باغی ثابت کرنا چاہتی تھی، لوگوں نے پہچان لیا کہ یہی رسول اللہ ﷺ کا پاکیزہ خاندان ہے۔

اس کے بعد کاروانِ اسیران کو عبید اللہ ابنِ زیاد کے دربار میں پیش کیا گیا۔
ابنِ زیاد اپنے اونچے تخت پر فرعون کے سے تکبر کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اور سامنے ایک طشت میں امام حسینؑ کا مبارک سر رکھا تھا، جس کی وہ بے ادبی کر رہا تھا۔

اللہ اللہ! وہ کیسا دل خراش منظر ہو گا۔
ذرا خود کو وہاں تصور کریں۔۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

اسی ہولناک ماحول میں رسول اللہ ﷺ کی نواسی، سیدہ زینبؑ پرانے اور خاک آلود، مگر بے حد باوقار لباس میں دربار میں داخل ہوئیں۔ آپؑ نے تخت پر بیٹھے ظالم گورنر کی طرف دیکھنا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھا اور پورے جلال کے ساتھ دربار کے ایک گوشے میں تشریف فرما ہو گئیں۔ ابنِ زیاد اس بے نیازی پر تلملا اٹھا۔ اس کے مٹی کے تکبر کو یہ وقار ہضم نہ ہوا۔ اس نے پوچھا:

"یہ کون خاتون ہیں جو اس قدر وقار سے بیٹھی ہیں؟"

دربار میں سرگوشی ہوئی:

"یہ حضرت حسینؑ کی بہن زینبؑ ہیں۔"

(بحوالہ: تاریخِ طبری)

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

ابنِ زیاد نے اپنی بوکھلاہٹ چھپانے کے لیے طنز کرتے ہوئے کہا:
"اللہ کا شکر ہے جس نے تمہارے خاندان کو رسوا کیا، انہیں قتل کیا اور تمہارے جھوٹ کو ظاہر کر دیا۔" معاذ اللہ۔

دربار میں خوف کا ایسا سناٹا تھا کہ سانس لینے کی آواز تک سنائی دے رہی تھی۔ مگر حضرت علیؑ کی بیٹی نے جرأت اور جلال کے ساتھ جواب دیا:
"تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے نبی محمد ﷺ کے ذریعے عزت بخشی اور ہمیں ہر عیب سے پاک کیا۔ رسوا تو فاسق ہوتا ہے اور جھوٹ فاجر بولتا ہے، اور وہ ہم نہیں بلکہ تو اور تیرا لشکر ہے۔"

یہ جواب سن کر ابنِ زیاد کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس نے تلملا کر پوچھا:
"تو نے اپنے بھائی اور اپنے خاندان کے ساتھ اللہ کا معاملہ کیسا دیکھا؟"

تب سیدہ زینبؑ نے وہ عظیم جملہ ارشاد فرمایا جو ہر دور کے مظلوم اور ہر آزمائش میں گھرے انسان کے لیے حوصلہ بن گیا:

"مَا رَأَيْتُ اِلَّا جَمِيلًا"

"میں نے خوبصورتی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔"

پھر فرمایا:

"یہ وہ لوگ تھے جن کے لیے اللہ نے شہادت مقرر کر دی تھی، چنانچہ وہ اپنی قربان گاہوں کی طرف خود چل کر آئے۔ عنقریب اللہ تجھے اور انہیں اپنی بارگاہ میں جمع کرے گا، پھر وہاں فیصلہ ہوگا اور تجھے معلوم ہو جائے گا کہ فتح کس کی ہوئی۔"

(بحوالہ: البدایہ والنہایہ)

اس ایک جملے نے ابنِ زیاد کے جھوٹے تکبر اور ظاہری فتح کے محل کو زمین بوس کر دیا۔

INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

سامنے بھائی کا مبارک سر تھا، پیچھے مقتل میں بیٹوں اور عزیزوں کے لاشے تھے، ہاتھ بندھے ہوئے تھے، پیاسے بچوں کی سسکیاں ساتھ تھیں اور چادر تک چھین لی گئی تھی، مگر زبان پر شکوہ نہیں تھا۔

فرمایا تو صرف یہ:

"میں نے خوبصورتی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔"

یہ دنیاوی حسن کی بات نہیں تھی۔ یہ اللہ کی رضا میں چھپی اس خوبصورتی کا مشاہدہ تھا جسے صرف وہی دل دیکھ سکتا ہے جو مصیبت کے طوفان میں بھی اپنے رب سے بدگمان نہ ہو۔

اب ذرا اس منظر کے سامنے اپنی زندگی کو رکھیے۔

ہم کسی چھوٹی سی آزمائش، بیماری، کیریئر کے نقصان، رشتوں کی تکلیف یا حالات کے دباؤ میں اندر سے بکھر جاتے ہیں۔ ہم خود کو ہارا ہوا سمجھ لیتے ہیں، مایوسی کو دل میں جگہ دے دیتے ہیں اور اپنے رب سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔
لیکن سیدہ زینبؑ ہمیں سکھاتی ہیں کہ ایمان کا اصل حسن یہ نہیں کہ انسان پر کوئی مصیبت نہ آئے، بلکہ یہ ہے کہ مصیبت انسان کے اندر موجود اللہ پر یقین، اس کے وقار اور اس کی ثابت قدمی کو چھین نہ سکے۔

یہی زینبی وقار ہے: سب کچھ لٹ جائے، مگر یقین باقی رہے۔ ہاتھ بندھے ہوں، مگر کردار آزاد رہے۔ ظالم تخت پر بیٹھا ہو، مگر شکست اس کے چہرے سے ظاہر ہو۔ اور مظلوم زنجیروں میں ہو، مگر تاریخ اسی کو فاتح لکھے۔

اسیرانِ کربلا اور خطباتِ حق
THE ECHO OF TRUTH
Epi: 1

زندگی کی آزمائشوں میں خود کو ٹوٹا ہوا اور ہارا ہوا سمجھنے کے بجائے اپنے اندر وہ
حسینی عزم اور زینبی وقار پیدا کیجیے کہ
مشکل آپ کو کمزور سمجھ کر مٹانے نہ آئے، بلکہ آپ کا صبر، آپ کا یقین اور
آپ کی جرأت دیکھ کر خود بوکھلا جائے۔

کیونکہ حقیقی شکست یہ نہیں کہ انسان سے دنیا چھین لی جائے۔
حقیقی شکست یہ ہے کہ مصیبت انسان سے اس کا ایمان، وقار اور اپنے رب پر
حسنِ ظن چھین لے۔